بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلافت معاویہ ویزید پر ایک تحقیقی نظر

﴿بعض ائمہ مثلاً امام احمد بن حنبل ابن جوزی رضی اللہ عنہم یزید پلید پر لعنت کے جواز کے قائل ہیں۔﴾

از قلم: حضرت العلام مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی جامعہ اشرفیہ (مبارکپور)

شمع خارجیت کے پروانوں اور لیلیٰ نجد کے مجنونوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مقدس بارگاہوں میں دریدہ دہنی کا ثبوت دے کر سدا کے لئے کفر وارتداد کو گلے لگا لیا ہے اور جب انہیں دین حق سے خارج کر دیا گیا تو صحابہ کرام اور رسول علیہ السلام کے پیاروں کی بارگاہوں میں بھی سب وشتم کا بازار گرم کر دیا گیا۔ دین تو خدا نے لے ہی لیا تھا' عقل بھی دین کے ساتھ رخصت ہو گئی اور تاریخی حقائق اور دنیا کے تمام انسانوں کو بھی جھٹلانے لگے اور سارا زمانہ مسلمان وکافر بھی جسے روشنی کہہ رہے ہیں یہ اندھیرا ثابت کرنے پر تل گئے۔

کئی سال قبل ایک امروہوی خارجی نے اپنے کفر وارتداد کا ایک نیا روپ اس طرح ظاہر کیا تھا:

(۱) خلافت علی صحیح نہیں۔ انہوں حضرت عثمان غنی کا قصاص نہیں لیا۔

(۲) یزید خلیفہ برحق تھا اور بڑا عابد وزاہد تھا۔

(۳) سیدنا امام عالی مقام حق پر نہیں تھے۔ (معاذ اللہ صد بار معاذ اللہ)

حضرت علامہ مفتی شریف الحق صاحب علیہ الرحمہ نے اس بطلان کا زبردست رد کیا ہے اور خلافت مولیٰ علی وسیدنا امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برحق ثابت کیا ہے اور یزید پلید کے فسق وبدکاری اور ظلم وغصب کو واضح کر دیا ہے۔ حضرت مفتی صاحب موصوف کے مقالہ کی تلخیص ناظرین کی خدمت میں پیش ہے۔

اسلام میں فتنوں کا آغاز سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت سے ہوا۔ ابن سبا کی ذریت نے سیدنا عثمان غنی کو شہید کیا۔ حضرت علی' حضرت طلحہ' اور حضرت زبیر اور حضرت امیر معاویہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو آپس میں لڑایا اور کربلا کے میدان میں رسول اعظم کی آنکھوں کے تارے اور سیدہ زہرہ کے جگر پارے سیدنا امام اعلیٰ مقام اور ان کی اولادوں' رفقاء وخدام کو تہہ تیغ کیا۔

آج یہی ابن سبائی' خلافت معاویہ ویزید کی باتیں کر رہے ہیں اور اسلام وتاریخ کی سچائی کو تیرگی کی بھینٹ

چڑھا رہے ہیں۔

خلافت حضرت علی برحق ہے۔

علامہ ابن حجر مکی ''صواعق محرقہ'' میں فرماتے ہیں:

''علم مما مر ان الحقيق بالخلافة بعد الائمة الثلثة هو الامام المرتضى''...الخ ﴿صفحہ ۷۱﴾

گزشتہ باتوں سے معلوم ہوا کہ اہل حل وعقد کے اجماع سے خلفاء ثلاثہ کے بعد خلافت کے مستحق امام مرتضیٰ ولی مجتبیٰ حضرت علی بن ابی طالب تھے۔ یہ اہل حل وعقد حضرات' طلحہ' زبیر' ابوموسیٰ' ابن عباس' خزیمہ بن ثابت' ابوالہیثم بن تیہان' محمد بن مسلمہ' اور عمار بن یاسر ہیں۔

شرح مقاصد میں بعض متکلمین سے ہے کہ خلافت مرتضوی پر اجماع ہے اس طرح کہ حضرت عمر کی مشاورتی کمیٹی میں باتفاق طے ہوا تھا کہ خلافت حضرت علی یا حضرت عثمان کے لئے ہے۔ اس سے ثابت کہ جب حضرت عثمان نہ ہوں تو خلافت حضرت علی کا حق ہے' جبکہ عثمان نہ رہے تو حضرت علی اس کے مستحق اجماعا رہے۔

(۲) حضرت علامہ سیوطی تاریخ الخلفاء میں رقمطراز ہیں: ''حضرت عثمان کی شہادت کے دوسرے دن مدینہ طیبہ میں حضرت علی کی خلافت پر بیعت ہوئی۔ مدینہ میں جتنے بھی صحابہ تھے سب نے بیعت کی''۔

(۳) حضرت امام ابوجعفر طبری اپنی کتاب ''الرياض النضرة'' میں اسی بات کی تائید کرتے ہیں اور اہل بدر و دیگر صحابہ کرام کی مولا علی کے ہاتھ پر بیعت کا حال لکھتے ہیں۔ ﴿صفحہ ۱۲۶' جلد ۲﴾

قصاص سیدنا عثمان کا معاملہ:۔

حضرت عثمان کے قصاص کے معاملہ میں مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے کبھی انکار کیا' نہ پہلوتہی کی۔ البتہ قانون اسلام کے مطابق چونکہ ورثاء عثمان غنی نے دعویٰ دائر کیا اور نہ کوئی ثبوت پیش کیا لہٰذا مولیٰ علی بے ثبوت کس سے قصاص لیتے۔

قصاص صفین وجمل میں بھی حضرت:۔

حدیث نمبر ۱:۔ حضور نبی (ﷺ) نے ایک بار عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا تھا:

''تقتلک الفئة الباغية''. تجھے خلیفہ پر خروج کرنے والی جماعت قتل کرے گی۔

حضرت عمار جنگ صفین میں شہید ہوئے۔ یہ سیدنا علی کے ساتھ تھے۔ معلوم ہوا کہ سیدنا علی کی خلافت حق تھی۔ حضرت امام نووی نے حدیث مصطفٰے (ﷺ) کی روشنی میں سیدنا علی کے لئے ''صواب حق'' ہونا ثابت کیا ہے۔

حدیث نمبر۲:۔ (ترجمہ) اور تم میں وہ جنہیں اللہ عزوجل نے شیطان سے محفوظ رکھا اپنے نبی کے فرمان سے یعنی عمار۔ علامہ ابن حجر مکی نے اپنی تصنیف تطہیر الجنان واللسان میں لکھا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے الگ رہنے والے صحابہ کرام میں سے بعضوں پر حدیثیں ظاہر ہوئیں تو وہ اس علیحدگی پر نادم تھے' جیسا کہ گذر گیا انہیں سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ ﴿صفحہ نمبر ۱۵۹﴾

حدیث نمبر۳:۔ جنگ جمل میں جب دونوں فریقین صف آراء ہوگئے تو حضرت علی نے حضرت زبیر کو بلایا۔ انہیں یاد دلایا' ایک بار عہد رسالت میں ہم دونوں فلاں جگہ ساتھ ساتھ تھے۔ آنحضور (ﷺ) نے ہمیں دیکھ کر فرمایا: اے زبیر! علی سے محبت کرتے ہو؟ عرض کی کیوں نہیں؟ یہ میرے ماموں زاد بھائی و اسلامی برادر ہیں۔ پھر مجھ سے دریافت فرمایا: اے علی! بولا کیا تم بھی انہیں محبوب رکھتے ہو۔ میں نے عرض کی' یارسول اللہ! (ﷺ) اپنے پھوپھی زاد اور دینی بھائی کو کیوں نہ محبوب رکھوں گا۔ حضور اقدس (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: ایک دن تم ان کے مدمقابل ہوگے اور تم خطا پر ہوگے۔

حضرت زبیر نے اس کی تصدیق کی۔ فرمایا میں بھول گیا تھا اور صفیں پھاڑ کر میدان کارزار سے نکل گئے۔

﴿الریاض النضرۃ' صفحہ ۲۷۳ جلد ۲' صواعق محرقہ صفحہ ۷۱ از حاکم بیہقی﴾

حدیث نمبر۴:۔ سرکار دو عالم (ﷺ) نے ازواج مطہرات سے فرمایا:

''تم میں سے کون سرخ اونٹ والی ہے جس پر اونٹ حواب کے کتے بھونکیں گے۔ اس کے بعد اس کے اردگرد لاشوں کے ڈھیر ہونگے''۔ ﴿صواعق محرقہ' ص ۷۱' از بزار و ابو نعیم﴾

چنانچہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مکہ سے چلیں' جب حواب پہنچیں تو کتوں نے بھونکنا شروع کردیا۔ حدیث یاد آئی' جگہ معلوم کی اور ارادہ فسخ فرمادیا مگر فتنہ پردازوں نے معاملہ بگڑتے دیکھ کر کہدیا' یہ حواب نہیں کسی نے غلط کہہ دیا ہے۔

حدیث نمبر۵:۔ حضور (ﷺ) نے ارشاد فرمایا ہے: ''اے اللہ! حق رکھ جہاں بھی جائیں۔'' ﴿مشکوۃ﴾

احادیث کریمہ سے خوب واضح ہوگیا کہ خلافت حضرت علی حق تھی اور ان پر قصداً قصاص نہ لینے کا معاملہ قطعی باطل ہے۔

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا' خلفا کون ہیں؟ فرمایا: ابوبکر و عمر عثمان و علی۔ حضرت امیر معاویہ کے بارے میں دریافت کرنے پر فرمایا: حضرت علی سے زیادہ خلافت کوئی حقدار نہیں تھا۔

حضرت امام نووی صحیح مسلم شریف شرح جلد دوم صفحہ ۲۷۲ پر فرماتے ہیں:

(ترجمہ) ''حضرت عثمان کی خلافت اجماعاً صحیح ہے' وہ ظلماً شہید کیے گئے۔ ان کے قاتل فاسق ہیں۔ ان کے قتل کوئی صحابی شریک نہیں ہوئے۔ انہیں کمینے چرواہوں' ادھر ادھر کے رذیل اور نچلے درجہ کے لوگوں نے شہید کیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت بھی بالاجماع صحیح ہے۔ اپنے عہد میں وہ ہی خلیفہ تھے۔ کسی دوسرے کی خلافت نہیں تھی۔

یزید' باغی و بدکردار اور دشمن اسلام تھا۔

امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ''میری امت کی ہلاکت قریش کے لونڈوں کے ہاتھوں ہوگی۔'' مروان نے کہا کہ ان پر خدا کی لعنت ہو بہت بڑے لونڈے ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں بتادوں کہ وہ فلاں بن فلاں ہیں۔ عمر بن یحیٰ فرماتے ہیں کہ میں شام اپنے دادا کے ساتھ جاتا تھا۔ میں نے نوخیز چھوکرے دیکھے' یہ انہیں میں ہونگے۔ شاگردوں نے عرض کی کیا آپ خوب جانتے ہیں۔ حضرت عمرو بن یحیٰ نے مروان کو انہیں ملعون لونڈوں میں بتایا۔ انہوں نے بنی امیہ کو اس حدیث کا مصداق ٹھہرایا۔

علامہ کرمانی فرماتے ہیں:

احداث نوخیز ہوں گے۔ ان کا پہلا یزید علیہ ما یستحق ہے اور یہ عموماً سن رسیدہ بزرگوں کو شہروں کی امارت سے اتار کر اپنے کم عمر رشتہ داروں کو والی بناتا تھا۔

تمام شارحین بشمول ملا علی قاری اس پر متفق ہیں کہ غلامہ قریش (قریش کے لونڈوں) میں یزید ضرور داخل ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رحمۃ للعالمین (ﷺ) نے فرمایا:

تعوذ وا باللہ من راس المتین وامارۃ الصبیان ﴿مشکوۃ 'صفحہ ۳۲۳' جلد ۲﴾ یعنی لوگو! ساٹھ سال کی ابتداء اور چھوکروں کے امیر ہونے سے خدا کی پناہ مانگو۔

”امارۃ الصبیان “ کی شرح میں ملا علی قاری رقمطراز ہیں:

(ترجمہ)”امارۃ الصبیان “ سے جاہل چھوکروں کی حکومت مراد ہے جیسے یزید بن معاویہ اور حکم بن مروان کی اولادیں اور ان کی مثل ایک روایت ہے کہ حضور (ﷺ) نے خواب میں انہیں اپنے منبر پر کھیل کود کرتے ملاحظہ فرمایا ہے“۔

سرکار کی ایک اور حدیث اس طرح ہے:

علامہ سیوطی ”تاریخ الخلفاء“ میں اور امام ابن حجر ”صواعق محرقہ“ میں شیخ محمد صبغان اسعاف الراغبین میں مسند ابو یعلی سے راوی:

لا یزال امر امتی قائما بالقسط حتیٰ یکون اول من یثلمه رجل من بنی امیة یقال له یزید . میری امت کا معاملہ برابر درست رہے گا۔ یہاں تک کہ جو شخص اس میں رخنہ اندازی کرے گا‘ وہ بنی امیہ کا ایک فرد یزید ہوگا۔

یہی حضرات مزید فرماتے ہیں:

سمعت رسول الله (ﷺ) یقول اول من یبدل سنتی رجل من بنی امیة یقال له یزید . میں نے حضور (ﷺ) کو فرماتے سنا ہے کہ پہلا شخص جو میری سنت کو بدلے گا بنی امیہ کا ایک شخص جس کا نام یزید ہے۔

(الف) یزید کو امیر المومنین کہنے پر حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو بیس کوڑے لگوائے۔

﴿صواعق محرقہ ‘تاریخ الخلفاء﴾

(ب) یزید کے ہم عصر حضرت عبد اللہ بن حنظلہ غسیلہ ملائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یزید کو ماں ولاڑکیوں اور بہنوں سے نکاح کرنے والا‘ شرابی اور تارک نماز فرمایا ہے۔ ﴿تاریخ الخلفاء ‘۱۴۶﴾

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یزید پلید کے فسق وفجور‘بغاوت وغصب وغیرہ پر حوالوں اور ثبوتوں کے ساتھ لکھا ہے۔

حضرت امام عالی مقام سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر فوج کشی اور انکی شہادت وغیرہ میں اسی پلید کا ہاتھ دکھایا ہے یہی شیخ محقق علی الاطلاق ”جذب القلوب“ میں فرماتے ہیں:

''حضرت امام عالی مقام کی شہادت کے بعد سب سے شنیع اور قبیح جو واقعہ یزید بن معاویہ کے زمانے میں رونما ہوا' واقعہ حرہ ہے۔

یزید نے مسلم بن عقبہ کو شامیوں کے لشکر عظیم کے ساتھ اہل مدینہ سے لڑنے کے لئے بھیجا اور کہا کہ اگر اطاعت نہ کریں تو تین روز تک مدینہ تمہارے لیے مباح ہے۔ شامی درندوں نے حرم پاک میں گھس کر اس کی حرمت کو پامال کیا' ایک ہزار سات سو مہاجرین وانصار' صحابہ کرام وعلمائے دتابعین' سات سو حفاظ اور دو ہزار عوام الناس کو ذبح کیا۔ ہزاروں دو شیزگان حرم مصطفٰے کی عصمت دری کی۔ مسجد نبوی میں گھوڑے دوڑائے۔

روضہ جنت میں گھوڑے باندھے' لید و پیشاب سے اسے ناپاک کیا۔ تین روز تک مسجد نبوی اذان ونماز سے محروم رہی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی داڑھی مبارک نوچی گئی۔ بچا وہ جس نے یزید کی بیعت کی''۔

یزید کے بیٹے حضرت امعاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو خطبہ دیا' وہ بھی یزید کی بدکرداری اور اسلام دشمنی کا ایک ثبوت ہے۔

(ترجمہ) ''پھر میرے باپ کو خلعت دی گئی' وہ نالائق تھا' نواسہ رسول سے لڑا' اس کی عمر کم کردی گئی' نسل تباہ کردی گئی۔ وہ اپنی قبر میں گناہوں کے وبال میں گرفتار ہوگیا۔ پھر رو کر کہا ہم سب پر زیادہ گراں اس کی بری موت اور برا ٹھکانہ ہے۔ اس نے عترت رسول اللہ (ﷺ) کو قتل کیا۔ شراب حلال کی اور کعبہ کو برباد کیا''۔

﴿صواعق محرقہ' صفحہ ۱۳۴﴾

یزید پر لعنت :۔

امام احمد بن حنبل' ابن جوزی رضی اللہ عنہم وغیرہ یزید پر لعنت کو جائز قرار دیتے ہیں۔

سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید کو کافر کہا' اس پر لعنت کو جائز فرمایا۔

علامہ سعد الدین تفتازانی شافعی علیہ الرحمہ نے ''شرح عقائد'' میں یزید کو کافر و لعنتی کہا ہے۔

جو خارجی ام حرام بنت سلمان کی حدیث سے یزید کو نیک اور مغفرت والا بتاتے ہیں وہ نری عیاری اور کذب سے کام لے کر اپنی اسلام دشمنی کا ثبوت دیتے ہیں۔ حدیث میں ایسا کوئی لفظ نہیں جو اس بات پر دلالت کرے کہ یزید یا قسطنطیہ کی جنگ میں شریک ہر ہر فرد کی مغفرت کی بشارت دیتے ہیں۔ مغفور لہم کی بشارت انہیں لوگوں لوگوں کو شامل

ہے جو بوقت لشکرشکی مسلمان رہے ہوں اور دم آخر ایمان پر قائم رہے ہوں۔ اگر کوئی اس جنگ کے بعد کافر ہو گیا تو باتفاق علماء اس بشارت کا مستحق نہیں۔

یزید کو امیر و خلیفہ، زاہد و عابد کہنے والے بھی لعنت کے مستحق ہیں اور ایمان گنوار ہے ہیں۔ یزید خود امروہوی صاحب کے قول سے بھی فاسق و فاجر ثابت ہوتا ہے' اس لیے کہ حضرت ابوالدرداء نے یزید کے ان کی لڑکی کو پیغام نکاح دینے پر یہ کہہ کر رد کر دیا کہ اس کے یہاں کام کے لیے خادمائیں ہیں۔ دراصل حضرت حضرت ابوالدرداء نے اشارہ کنایہ سے بتادیا کہ وہ عیاش و زانی ہے اور خادمائیں اس کے تصرف میں رہتی ہیں لہذا ایسے بدکار کو بیٹی کون دے گا؟ آخر سیدنا ابو الدرداء نے اپنی بیٹی یزید ہی کے ایک ہم جلیس کے عقد میں دے دی۔

امام عالی مقام حق پر تھے:۔

خلافت امام عالی مقام کا حق تھا۔ انہوں نے یزید کی باطل خلافت کے خلاف جہاد کیا اور اسلام کو سرخرو کر دیا۔

حضرت امام عالی مقام نے اپنے خطبہ بر مقام بیضہ (کربلا کی شہادت سے قبل) میں اپنے اور حر کے ساتھیوں کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔ اس خطبہ میں آپ نے یزید کے کالے کرتوتوں کو بیان فرمایا' جسے کوئی جھٹلا نہ سکا۔

خواجہ اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا امام عالی مقام کو دین اور دین پناہ کہا ہے۔ حق گو' جری اور توحید و اسلام کی بنیاد بتایا ہے' یعنی دین و توحید کا رکھوالا۔

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی احادیث (مشکوۃ شریف 'صفحہ ۱۵۷۰ وصفحہ ۵۷۲) سے سیدنا امام عالی مقام کی شہادت و حقانیت ثابت ہے اور یہی حقانیت و شہادت یزید کے ظلم و بغاوت اور اس کے بطلان کے لیے دلیل ہے۔

(الف) سیدہ ام سلمہ نے فرمایا کہ سرکار کو خواب میں دیکھا کہ سر اقدس اور داڑھی مبارک گرد آلود ہیں اور فرماتے ہیں کہ ابھی حسین کے مقتل میں تشریف فرما تھا۔

(ب) حضرت ابن عباس نے خواب میں سرکار کو بوقت دوپہر دیکھا کہ چہرہ پر گرد ہے۔ زلف معنبر بکھرے ہوئے ہیں' ہاتھ میں ایک شیشی ہے جس میں خون ہے سرکار دو عالم (ﷺ) نے فرمایا: یہ حسین اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے جسے آج جمع کرتا رہا ہوں۔ ابن عباس نے یہ بھی فرمایا: کہ یہ وقت خیال میں رکھا کہ حضرت حسین اس وقت شہید

ہوئے۔

حضرت محبوب الٰہی نظام الدین دہلوی قدس سرہ العزیز نے ''تمہید امام ابوشکور سالمی'' عقائد کی مستند کتاب خود بھی پڑھی ہے۔اسی میں ہے کہ ''حسین حق پر تھے اور ظلماً شہید ہوئے ہیں''۔

اسی کتاب میں حضرت امیر معاویہ کو عالم عادل اور امام حق لکھا گیا ہے اور یزید کو شرابی اور فاسق و فاجر لکھا گیا ہے۔

اہل سنت وجماعت کا مذہب یہ ہے کہ

(۱) حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت حق ہے۔حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد یہی خلیفہ برحق تھے۔حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قصاص نہ لینے اور اس میں کسی قسم کی پہلوتہی کرنے کا الزام حضرت مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ لگانا قطعاً درست نہیں ہے۔

(۲) یزید اپنے فسق وفجور اور دیگر وجوہ شرعیہ کی بنا پر امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر ائمہ کے نزدیک یقیناً خلافت کا اہل نہیں تھا۔اس کی خلافت شرعاً درست نہیں تھی۔

(۳) اس کے بالمقابل ریحانہ رسول حضرت امام عالی مقام حق پر تھے اور انہیں اور ان کے رفقاء کا قتل کرنا ظلم عظیم تھا۔یہ حضرات مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے۔